روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
جمعرات 15 جنوری 2015ء 23 ربیع الاول 1436 ہجری 15 صلح 1394 ہش جلد 65-100 نمبر 13

اس جناب میں

ہوتا ہے وہ اسی کا جو اس کا ہی ہو گیا
ہے اس کی گود میں جو گرا اس جناب میں
پھولوں کو جا کے دیکھو اسی سے وہ آب ہے
چمکے اسی کا نور مہ و آفتاب میں
خوبوں کے حسن میں بھی اسی کا وہ نور ہے
کیا چیز حسن ہے وہی چمکا حجاب میں

(درثمین)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

''یاد رکھو کہ جو شخص خدا کے لئے زندگی وقف کر دیتا ہے۔ یہ نہیں ہوتا کہ وہ بے دست و پا ہو جاتا ہے۔ نہیں ہرگز نہیں۔ بلکہ دین اور للّٰہی وقف انسان کو ہوشیار اور چابکدست بنا دیتا ہے۔ سُستی اور کسل اُس کے پاس نہیں آتا۔''

(ملفوظات جلد اول صفحہ 365)

انسان کو ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی زندگی کو وقف کرے۔ میں نے بعض اخبارات میں پڑھا ہے کہ فلاں آریہ نے اپنی زندگی آریہ سماج کے لیے وقف کر دی اور فلاں پادری نے اپنی عمر مشن کو دے دی۔ مجھے حیرت آتی ہے کہ کیوں ...... (دین) کی خدمت کے لیے اور خدا کی راہ میں اپنی زندگی کو وقف نہیں کر دیتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ پر نظر کر کے دیکھیں، تو ان کو معلوم ہو کہ کس طرح اسلام کی زندگی کے لیے اپنی زندگیاں وقف کی جاتی تھیں۔

یاد رکھو کہ یہ خسارہ کا سودا نہیں ہے، بلکہ بے قیاس نفع کا سودا ہے۔ کاش ...... کو معلوم ہوتا اور اس تجارت کے مفاد اور منافع پر ان کو اطلاع ملتی جو خدا کے لیے اس کے دین کی خاطر اپنی زندگی وقف کرتا ہے۔ کیا وہ اپنی زندگی کھوتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ فلہ اجرہ ...... (البقرہ:113) اس للّٰہی وقف کا اجر ان کا رب دینے والا ہے۔ یہ وقف ہر قسم کے ہموم و غموم سے نجات اور رہائی بخشنے والا ہے۔

مجھے تو تعجب ہوتا ہے کہ جبکہ ہر ایک انسان بالطبع راحت اور آسائش چاہتا ہے اور ہموم و غموم اور کرب و افکار سے خواستگار نجات ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ جب اس کو ایک مجرب نسخہ اس مرض کا پیش کیا جاوے تو اس پر توجہ ہی نہ کرے۔ کیا للّٰہی وقف کا نسخہ 1300 برس سے مجرب ثابت نہیں ہوا؟ کیا صحابہ کرامؓ اسی وقف کی وجہ سے حیات طیبہ کے وارث اور ابدی زندگی کے مستحق نہیں ٹھہرے؟ پھر اب کونسی وجہ ہے کہ اس نسخہ کی تاثیر سے فائدہ اٹھانے میں دریغ کیا جاوے۔

بات یہی ہے کہ لوگ اس حقیقت سے ناآشنا اور اس لذت سے جو اس وقف کے بعد ملتی ہے۔ ناواقف محض ہیں؛ ورنہ اگر ایک شمہ بھی اس لذت اور سرور سے ان کو مل جاوے، تو بے انتہا تمناؤں کے ساتھ وہ اس میدان میں آئیں۔ میں خود جو اس راہ کا پورا تجربہ کار ہوں اور محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور فیض سے میں نے اس راحت اور لذت سے حظ اٹھایا ہے۔ یہی آرزو رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں زندگی وقف کرنے کے لیے اگر مر کے پھر زندہ ہوں اور پھر مروں اور زندہ ہوں تو ہر بار میرا شوق ایک لذت کے ساتھ بڑھتا ہی جاوے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 369)

عشرہ تحریک جدید

۞ تحریک جدید کے مالی سال کا آغاز ہو چکا ہے اور ملک بھر میں نئے سال کے وعدہ جات کے حصول کا کام جاری ہے۔ ٹارگٹ کے مطابق وعدہ جات کی فہرستیں مکمل کرنے کی آخری تاریخ 31 جنوری 2015ء ہے۔ اس ضمن میں مورخہ 21 تا 31 جنوری 2015ء عشرہ حصولِ وعدہ جات چندہ تحریک جدید منایا جا رہا ہے۔ عہدیداران سے گزارش ہے کہ اس عشرہ سے بھرپور استفادہ کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود کے مندرجہ ذیل ارشاد کی روشنی میں تمام احباب سے مل کر وعدہ جات حاصل کریں اور 31 جنوری سے پہلے پہلے فہرستیں مرکز ارسال کر دیں۔

تحریک جدید کے ایک سالِ نو کا اعلان کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود نے فرمایا:

''اس تمہید کے بعد میں تحریک جدید کے نئے سال کے چندہ کا اعلان کرتا ہوں اور تحریک کرتا ہوں کہ دوست زیادہ سے زیادہ اس میں چندہ لکھوائیں اور پھر اسے جلد ادا کرنے کی کوشش کریں تاکہ پچھلا بوجھ بھی اترے اور آئندہ سال (دعوت الی اللہ) کا کام بہتر طور پر ہو سکے اور خدام اور انصار کے ذمہ لگاتا ہوں کہ وہ سارے دوستوں میں تحریک کر کے زیادہ سے زیادہ وعدے جلد سے جلد بھجوائیں اور خدا کرے کہ نومبر کے آخر تک ان کو وعدوں کی لسٹیں پورا کرنے کی توفیق مل جائے اور دسمبر کے آخر (بعد میں جنوری کے آخر تک مدت ہوگئی) میں تحریک جدید یہ اعلان کر سکے کہ اِس کی ضرورتیں پوری ہوگئی ہیں۔''

(سبیل الرشاد صفحہ 210)

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

ماہر امراض معدہ وجگر کی آمد

مکرم ڈاکٹر محمد محمود شیخ صاحب ماہر امراض معدہ و جگر مورخہ 18 جنوری 2015ء کو فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کا معائنہ کریں گے ضرورت مند احباب و خواتین سے گزارش ہے کہ وہ ڈاکٹر صاحب موصوف کی خدمات سے استفادہ کیلئے ہسپتال تشریف لائیں اور پرچی روم سے اپنی پرچی بنوا لیں۔ مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رجوع فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

خطبات امام وقت سوال و جواب کی شکل میں

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

خطبہ جمعہ 19 دسمبر 2014ء

س: پاکستان میں ہونے والے دہشت گردی کے واقعات کے بارہ میں حضور انور نے کیا ارشاد فرمایا؟

ج: فرمایا! گزشتہ دنوں پاکستان میں ظلم کی ایک ایسی صورت ہمارے سامنے آئی جو صرف ظلم ہی نہیں تھا بلکہ درندگی اور سفاکی کی بدترین مثال تھی۔ ایسی چیز جس سے ایک انسان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ایسا واقعہ جس سے انسانیت چیخ اٹھی۔ یہاں کے ایک ٹی وی چینل نے غالباً بی بی سی نے پاکستان کے ہونے والے ایسے پانچ واقعات کا ذکر کیا جو گزشتہ چند سالوں میں پاکستان میں رونما ہوئے۔ ان میں ہماری جو (بیوت الذکر) کا واقعہ تھا لاہور میں ان کا بھی ذکر کیا گیا۔ تو بہر حال ہمارے اس صدمے کو اور ہم پر کئے گئے ظلم کو نہ ہی حکومت نے قابل توجہ سمجھا اور نہ ہی عوام الناس کی اکثریت نے ہمدردی اور افسوس کے قابل سمجھا شاید مولوی کے خوف سے۔ لیکن ہم احمدی تو انسانیت سے ہمدردی رکھنے والے ہیں اور انسانیت کو تکلیف میں دیکھ کر ہم بے چین ہو جاتے ہیں اور پھر یہ تو ہمارے ہم وطن ہیں۔

س: حضور انور نے واقعہ میں قربان ہونے والوں کے لئے کیا دعا کی؟

ج: فرمایا: اس واقعہ میں بہیمیت کی انتہا کی گئی ہے کیونکہ اس ظلم کی بھینٹ چڑھنے والوں کی اکثریت جو تھی وہ معصوم بچوں کی تھی۔ پانچ چھ سات سال کے بچے بھی تھے، دس بارہ گیارہ تیرہ سال تک کے بچے تھے۔ عمر کے ایسے بچے بھی بیچ میں شہید ہوئے جن کو شاید دہشت گردی اور غیر دہشت گردی کا کچھ علم بھی نہیں تھا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنی مغفرت اور رحمت کی چادر میں لپیٹ لے اور ان کے والدین کو بھی صبر اور حوصلہ عطا فرمائے۔

س: حضور انور نے خطبہ جمعہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کس اسوہ حسنہ پر روشنی ڈالی؟

ج: فرمایا! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو جنگ کی صورت میں غیر مسلموں کے بچوں اور عورتوں پر بھی تلوار اٹھانے کی سختی سے ممانعت فرمائی تھی۔ ایک یہودی کے بچے کو قتل کرنے پر جب آپ نے جنگ کے دوران اپنے صحابی سے باز پرس کی تو صحابی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! یہ یہودی کا بچہ تھا اگر غلطی سے قتل ہو بھی گیا تو کیا ہوا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا وہ انسان کا معصوم بچہ نہیں تھا؟ پس یہ معیار ہیں جو ہمیں انسانیت کے تقدس کو قائم کرنے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ سے نظر آتے ہیں۔

س: سانحہ پشاور پر چرچ آف انگلینڈ نے کیا ردعمل ظاہر کیا؟

ج: فرمایا! یہاں دو دن پہلے چرچ آف انگلینڈ نے اپنی پہلی عورت کو بشپ بنایا۔ ان کی تقریب ہو رہی تھی تو انہوں نے بھی اپنی تقریب سے پہلے اس واقعہ پر دکھ کا اظہار کیا۔ ایک منٹ کے لئے خاموشی اختیار کی۔ اپنے انداز میں دعائیں کیں۔ تو بہر حال کہنے کا مقصد یہ ہے کہ ہر انسان کو اس واقعہ سے تکلیف پہنچی۔ قطع نظر اس کے کہ اس کا مذہب کیا تھا۔

س: پشاور میں ہونے والے واقعہ پر احمدیوں نے اپنے کن جذبات کا اظہار کیا؟

ج: فرمایا! احمدیوں کے دل میں تو انسانیت کے لئے درد انتہائی زیادہ ہے۔ ہم تو انسانی ہمدردی کے لئے ہر وقت تیار رہنے والے ہیں۔ ذرا سا واقعہ ہو جائے تو ہمارے دل پسیج جاتے ہیں۔ مجھے کئی خطوط موصول ہوئے کہ اس واقعہ سے سارا دن ہم بے چینی اور تکلیف میں رہے اور یہ حقیقت ہے۔ میرا اپنا یہ حال تھا کہ سارا دن طبیعت پر بڑا اثر رہا اور جب ایسی کیفیت ہوتی ہے تو پھر ظالموں کے نیست و نابود ہونے کے لئے بددعائیں نکلتی ہیں۔

س: انصاف کے متعلق قرآنی تعلیم بیان کریں؟

ج: فرمایا! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ’’اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو اللہ کی خاطر مضبوطی سے نگرانی کرتے ہوئے انصاف کی تائید میں گواہ بن جاؤ اور کسی قوم کی سخت دشمنی تمہیں ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔ انصاف کرو یہ تقویٰ کے سب سے زیادہ قریب ہے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ یقیناً اللہ اس سے ہمیشہ باخبر رہتا ہے جو تم کرتے ہو۔‘‘ (سورۃ مائدہ آیت 9) اب یہاں تو اللہ تعالیٰ انصاف کے معیاروں کو ایک مؤمن کے لئے اونچا کر رہا ہے۔ اگر یہ نہیں تو ایمان نہیں کہ کسی قوم کی دشمنی بھی انصاف کے معیاروں سے نیچے آنے پر تمہیں مائل نہ کرے۔ انصاف کی تعلیم میں ایسے نمونے دکھاؤ کہ (دین حق) کی خوبصورت تعلیم دنیا پر ظاہر ہو جائے۔ تمہارے انصاف اور نیکی کے نمونے (دین حق) کی خوبصورت تعلیم کے گواہ بن جائیں۔ کسی کی انگلی دینی تعلیم پر نہ اٹھے۔

س: کلمہ گو کو قتل کرنے کے متعلق قرآنی تعلیم درج کریں؟

ج: فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو جان بوجھ کر کسی مؤمن کو قتل کرے تو اس کی جزا جہنم ہے وہ اس میں بہت لمبا عرصہ رہنے والا ہے اور اللہ اس پر غضبناک ہوا اور اس پر لعنت کی اور اس نے اس کے لئے بہت بڑا عذاب تیار کر رکھا ہے (سورۃ النساء آیت 94) پھر آگے یہ بھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مؤمن کون ہے؟ فرمایا: کہ جو تمہیں سلام کہے اسے یہ نہ کہا کرو کہ تم مؤمن نہیں۔ پس بھائی چارے کا ایک تقدس دین حق نے قائم کر دیا۔ اگر اس تقدس کو کوئی پامال کرتا ہے اور کلمہ گو کو قتل کرتا ہے تو پھر یقیناً جہنم اس کا ٹھکانا ہے یہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کی لعنت کے نیچے ہمیشہ رہے گا۔ تو خدا تعالیٰ نے واضح فرما دیا کہ مؤمن کو مار کر تم خدا تعالیٰ کی رضا نہیں بلکہ اس کی لعنت کے مورد بن رہے ہو اور ہمیشہ کے لئے جہنم تمہارا ٹھکانہ ہے۔ اور مؤمن ہونے کے لئے کہا کہ اگر تمہاری طرف کوئی سلامتی کا پیغام بھیجتا ہے تو پھر تمہارا کوئی حق نہیں بنتا کہ اسے قتل کرو۔ اب کوئی بتائے کہ ان معصوم بچوں کا کیا قصور تھا۔

س: ظلم و بربریت کے واقعات کب تک ختم نہیں ہو سکتے؟

ج: فرمایا! جب تک خدا تعالیٰ کی بات نہیں مانیں گے جب تک دشمنوں سے بھی انصاف کے معیار قائم نہیں کریں گے۔ جب تک ہر سلام کرنے والے کو امن نہیں دیں گے جب تک اپنے بھائی چارے کے معیاروں کو قائم نہیں کریں گے جب تک حکومت رعایا کا خیال نہیں رکھے گی جب تک رعایا حکومت کی اطاعت گزار نہیں ہوگی۔ جب تک خدا تعالیٰ کا خوف دلوں میں پیدا نہیں ہو گا اس وقت تک ایسے ظالمانہ واقعات ہوتے رہیں گے۔

س: حضرت مسیح موعود نے امہ کے لئے حقیقی ہمدردی اور خیر خواہی کے جذبہ کا اظہار کن الفاظ میں کیا ہے؟

ج: حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

اے دل تو نیز خاطر اینان نگاہ دار
کاخر کنند دعوئ حب پیمبرم

(ازالہ اوہام روحانی خزائن م جلد 3 صفحہ 182)

کہ اے دل! تو ان لوگوں کا لحاظ کر۔ ان پر ہمدردی کی نظر رکھ کیونکہ آخر میرے پیغمبر کی محبت کا دعویٰ کرتے ہیں یہ لوگ۔ ہمارے ساتھ اگر ظلم کا رویہ ہے تب بھی ہمیں افسوس ہے اور ہم دعا کرتے ہیں بدلے نہیں لیتے کہ خدا تعالیٰ ان کے دلوں کو صاف کرے اور یہ اس حقیقت کو سمجھیں کہ حقیقی ہمدردی اور خیر خواہی احمدی ہی اپنے دلوں میں رکھتے ہیں۔

س: انبیاء کی بعثت کی مشترک غرض کیا بیان ہوئی ہے؟

ج: فرمایا! تمام انبیاء علیہم السلام کی بعثت کی غرض مشترک یہی ہوتی ہے کہ خدا تعالیٰ کی سچی اور حقیقی محبت قائم کی جاوے اور بنی نوع انسان اور اخوان کے حقوق اور محبت میں ایک خاص رنگ پیدا کیا جاوے۔ جب تک یہ باتیں نہ ہوں تمام امور صرف رسمی ہوں گے۔

س: ظلم سے احتراز اور گالی سے اجتناب کی بابت حضرت مسیح موعود کا فرمان درج کریں؟

ج: حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ اس کے بندوں پر رحم کرو۔ ان پر زبان یا ہاتھ یا کسی تدبیر سے ظلم نہ کرو اور مخلوق کی بھلائی کے لئے کوشش کرتے رہو۔ اور کسی پر تکبر نہ کرو گو اپنا ماتحت ہو۔ اور کسی کو گالی مت دو گو وہ گالی دیتا ہو۔ غریب اور حلیم اور نیک نیت اور مخلوق کے ہمدرد بن جاؤ تا قبول کئے جاؤ۔

(کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 11)

س: مخلوق خدا سے ہمدردی کی بابت حضرت مسیح موعود کا فرمان درج کریں؟

ج: حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ خدا تم سے کیا چاہتا ہے بس یہی کہ تم تمام نوع انسان سے عدل کے ساتھ پیش آیا کرو۔ پھر اس سے بڑھ کر یہ ہے کہ ان سے بھی نیکی کرو جنہوں نے تم سے کوئی نیکی نہیں کی۔ پھر اس سے بڑھ کر یہ کہ تم مخلوق خدا سے ایسی ہمدردی کے ساتھ پیش آؤ کہ گویا تم ان کے حقیقی رشتہ دار ہو جیسا کہ مائیں اپنے بچوں سے پیش آتی ہیں۔ ...... آخری درجہ نیکیوں کا طبعی جوش ہے جو ماں کی طرح ہو۔

(کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 30)

س: حضور انور نے مسلمانوں کے لئے ہمدردی کے جذبات کا اظہار کن الفاظ میں بیان فرمایا؟

ج: فرمایا ہر ظلم جو کسی بھی مسلمان پر ہو ہم اپنے دل پر محسوس کرتے ہیں اور یہ ظلم جو پاکستان میں ہوا ہے یقیناً ہمارے لئے انتہائی تکلیف کا موجب ہے اور جو ظلم مسلمان دنیا میں کسی کی طرف سے بھی ہو رہا ہے ہمارے لئے تکلیف کا باعث ہے۔

س: حضور انور نے احباب جماعت کو پاکستان اور دیگر مسلم ممالک کے لئے کن امور میں دعا کرنے کی بابت فرمایا؟

ج: فرمایا! پاکستان کے لئے اور مسلم ممالک کے لئے بہت دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان ملکوں میں امن قائم فرمائے اور حکومتیں بھی اور عوام الناس بھی حقیقی دینی قدروں کی پہچان کرنے والے بن سکیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اس کے اعلیٰ نمونے قائم کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ شام عراق لیبیا وغیرہ میں ان حالات کی وجہ سے جن میں سے یہ ملک اس وقت گزر رہے ہیں۔ ان کے لئے بھی خاص دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کو ان مشکلات سے نجات دے۔ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو اپنا فضل فرمائے اور رحم فرمائے اور جلد ان لوگوں کو ان تکلیف کے دنوں سے نکالے۔

س: حضور انور نے خطبہ جمعہ کے آخر پر کن مخلصین کی وفات کا تذکرہ فرمایا؟

ج: فرمایا! ایک جنازہ تو ہمارے ایک (راہ مولیٰ میں قربان ہونے والے) بھائی کا ہے۔ مبارک احمد صاحب باجوہ ابن مکرم امیر احمد باجوہ صاحب چک 312 ج ب کتھووالی ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے ہیں۔ ان کو نامعلوم افراد نے 26۔ اکتوبر 2009ء کو ان کے ڈیرے سے اغوا کر لیا تھا جن کے بارے میں پانچ سال بعد اب پتہ چلا کہ ان کو قربان کر دیا گیا تھا۔

دوسرا جنازہ مکرمہ امینہ اوصاف صاحبہ کبابیر کا ہے جو 12۔ دسمبر 2014ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ پیدائشی احمدی تھیں۔ آپ کو صدر اور سیکرٹری (دعوت الی اللہ) لجنہ اماء اللہ کبابیر کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ نہایت عبادت گزار دعا گو بہت مہمان نواز بکثرت مالی قربانی کرنے والی تھیں۔ نیک مخلص اور صالح خاتون تھیں۔

تیسرا جنازہ مکرم ابراہیم عبدالرحمٰن بخاری صاحب مصر کا جو 13 دسمبر 2014ء کو 63 سال کی عمر میں مصر میں وفات پا گئے ہیں۔ انہوں نے جوانی کی عمر میں اٹھارہ سال کی عمر میں 1969ء میں بیعت کی توفیق پائی تھی۔

☆☆☆☆☆

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

از جناب شیخ عبدالقادر صاحب محقق

سید الانبیاء ﷺ کی بعثت مقدسہ کے متعلق

حضرت زرتشتؑ نبی کی ایک عظیم الشان پیشگوئی

حضرت زرتشتؑ کی شخصیت

حضرت زرتشت ملک ایران میں مبعوث ہونے والے نبی تھے اور زرتشتی مذہب کے بانی جسے عوام پارسی مذہب کے نام سے جانتے ہیں۔ یہ مذہب ایران کا قدیمی مذہب ہے۔ یورپین محقق آپ کا زمانہ چھٹی صدی قبل مسیح بتلاتے ہیں لیکن مسلمان علماء محققین نے آپ کا زمانہ ایک ہزار سال قبل مسیح متعین کیا ہے۔ اگرچہ آپ کا ذکر قرآن مجید میں ہم نہیں پاتے لیکن صحابہ کرام نے جب ملک ایران فتح کیا تو آیت قرآنی رسلاً من قبلک ...... کے مطابق حضرت زرتشتؑ کو ان رسولوں میں شامل سمجھا جن کا ذکر قرآن شریف میں نہیں کیا گیا اور زرتشتیوں کے ساتھ اہل کتاب کا سا سلوک روا رکھا گیا۔ اس تاریخی صداقت کا اقرار جیمس ڈارمیٹر نے ژنداوستا کے ترجمہ کی تمہید میں کیا ہے۔

(ملاحظہ ہو Introduction to vendad

Page 69)

زرتشتی صحیفے

زرتشتی مذہب کے الہامی صحیفوں کے دو اہم حصے ہیں ایک دفتر اول جس میں ژنداوستا شامل ہیں اور دوسرا دفتر دساتیر کے نام سے موسوم ہے۔ دساتیر دستور کی جمع ہے۔ یعنی شرائع اور قوانین۔

دساتیر میں ایک پیشگوئی

دساتیر میں ساسان اول کے نامہ میں حضرت زرتشتؑ کی ایک پیشگوئی درج ہے جو آنحضرت ﷺ اور آپؐ کے غلام کامل کی آمد مبارک کے ذریعہ نہایت صفائی سے پوری ہوئی۔ یہ ایک عظیم الشان اور فوق القدرت پیشگوئی ہے جو خدائے علیم وخبیر کی ہستی کا ناقابل انکار ثبوت ہے۔ یہ پیشگوئی حضرت ساسان اول کو جو دین زرتشت کے مجدد تھے حضرت زرتشت سے پہنچی۔ جس پیشگوئی کا ذکر وہ اپنے نامہ مندرجہ دساتیر میں کرتے ہیں۔ اس میں حضرت ساسان اول نے بعض جملوں کی وضاحت بھی کی ہے۔ اصل پیشگوئی پہلوی زبان میں ہے جس کا ترجمہ ہر سطر کے نیچے فارسی زبان میں موجود ہے۔ دساتیر کے نسخہ سے جو کہ ناصرالدین قاچار شاہ ایران کے عہد میں طبع ہوا۔ پیشگوئی بزبان فارسی درج ذیل ہے۔

"چوں چنیں کارہا کنند از تازیان مردی پیدا شود کہ از پیروان ادیہیم وتخت وکشور وآئین ہمہ بر افتد وشوند سرکشاں زیردستاں بینند بجائے پیکر گاہ و آتشکدہ خانہ آباد بے پیکر شدہ نماز بروں سو"۔

یعنی جب ایسے کام ایرانی کریں گے (یعنی شریعت پر عمل چھوڑ دیں گے اور ان میں ہر قسم کی بدیاں پھیل جائیں گی) ان دنوں میں ایک مرد خدا پیدا ہوگا۔ جس کے ماننے والوں سے ایران کا تاج و تخت سلطنت اور قانون سب کا سب درہم برہم ہو جائے گا (اور جن کے سامنے) جابر لوگ مغلوب ہو جائیں گے اور وہ بتکدہ یا آتشکدہ کی بجائے خانہ آباد یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے خانہ کعبہ کو بتوں سے پاک کرکے اس کی طرف نماز پڑھیں گے اور اس کو اپنا قبلہ بنائیں گے۔

حضرت ساسان اول کی پیشگوئی

اس کے بعد حضرت ساسان اس پیشگوئی کے آخری حصہ کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

خانہ کہ در تازیاں است درریگ ہا مادرآں ساختہ آباد است ودرآں پیکر ہائے اختراں بود گوید شود۔ آں خانہ نماز بروں سود بردارنداز وپیکر۔

یعنی ریگ زار عرب میں حضرت ابراہیمؑ کا بنا کردہ جو عبادت خانہ ہے جس میں ستاروں کے بت رکھ دیئے گئے اس کی طرف منہ کرکے وہ نماز پڑھیں گے اور بت اٹھا کر باہر پھینک دیں گے۔

اس وضاحت کے بعد حضرت زرتشت کی اصل پیشگوئی یوں شروع ہوتی ہے۔

"...... وبازستانند جائے آتشکدہ ہائے مدائن وگردہائے آں وتوس وبلخ وجاہائے بزرگ وآئین گرایشاں مردے باشد سخنور وسخنِ اودرہم پیچیدہ"۔

یعنی اور وہ (نبی عربیؐ کے پیرو) آتشکدوں کی جگہیں لے لیں گے۔ یعنی ایران پر قابض ہو جائیں گے۔ مدائن اور اس کے نواحی علاقے توس و بلخ اور مقامات مقدسہ پر قبضہ کریں گے اور ان کا شارع (نبی) کلام والا ہوگا اور اس کا کلام بلیغ ہوگا۔

(دساتیر ص 188)

پیشگوئی کا مصداق حقیقی

یہ پیشگوئی اپنی پوری شان اور جلال سے پوری ہوئی۔ دنیا نے دیکھا کہ ساتویں صدی عیسوی کے شروع میں ایک عربی مرد خدا اٹھا جس نے دس ہزار قدوسیوں کے ہمرکاب مکہ معظّمہ کو فتح کیا اور اس مقدس گھر کو جو دنیا کے لئے توحید کا سرچشمہ تھا مگر سب سے بڑا بتکدہ بن چکا تھا بتوں سے پاک کردیا اور اسی تازی مرد خدا پر اس مقدس گھر یعنی خانہ کعبہ کی طرف نماز پڑھنے کا حکم نازل ہوا اور اس پر نازل ہونے والا کلام نہایت فصیح اور بلیغ تھا اور اس طرح حضرت زرتشت علیہ السلام کی پیشگوئی کا ایک حصہ نہایت صفائی سے پورا ہوا۔

عظیم الشان فتوحات کی پیشگوئی

زرتشت علیہ السلام کی پیشگوئی کا دوسرا حصہ فتوحات کے بارہ میں ہے یعنی موعود نبی کے پیرو ایران کے تاج وتخت سلطنت اور قانون کے مالک بن جائیں گے۔ آتش کدوں کی جگہیں یعنی ایران وغیرہ ان کے قبضہ میں چلی جائیں گی۔ جس کے باعث مدائن اور اس کا اردگردان کے ماتحت ہوگا اور توس و بلخ ان کے زیر اقتدار ہوں گے۔ قوموں کے مقامات مقدسہ ان کے قبضہ میں آجائیں گے پیشگوئی کا یہ حصہ بھی نہایت شان وشوکت اور جلال سے پورا ہوا۔

روم اور ایران کی فتح کی پیشگوئی

حضرت زرتشتؑ کی پیشگوئی میں جن فتوحات کا ذکر ہے نبی عربی ﷺ نے ان فتوحات کے بارہ میں پہلے سے ہی صحابہ کرام کو خوشخبری سنادی جبکہ حالت یہ تھی کہ کفار کے ظلم وستم کے باعث آپؐ اور آپؐ کے جاں نثار اپنے وطن مالوف کو خیرباد کہہ کر مدینہ منورہ میں پناہ گزین تھے اور نہایت بے سروسامانی اور کسمپرسی کی حالت تھی۔ اس کے مقابل پر رومی اور ایرانی سلطنتیں دنیا کی سب سے بڑی سلطنتیں شمار ہوتی تھیں۔ وہی تمام قابل ذکر دنیا پر چھائی ہوئی تھیں۔ دنیا میں صرف دو ہی تمدن تھے۔ آدھی دنیا پر رومی تمدن کا پرچم لہرا رہا تھا اور آدھی دنیا پر ایرانی تمدن چھایا ہوا تھا۔ ملک عرب جس میں آپؐ کا ظہور ہوا بالکل کسمپرسی اور تاریکی کے عالم میں ڈوبا ہوا تھا۔ دنیا کے تمدن سے بے بہرہ دنیا کی تہذیب سے الگ تھلگ اور وہ بھی آپ کی حمایت پر نہیں تھا بلکہ آپؐ کے خون کا پیاسا، آپؐ کے جاں نثاروں کی جان کا دشمن ناظرین ذرا غور کریں۔ یہ حالات ہیں کہ نبی اکرم ﷺ غزوہ احزاب میں ایک خندق کے پتھر کو توڑتے ہوئے کدال کی شدید ضرب کے ساتھ پتھر سے شعلہ بلند ہوا اللہ اکبر کا نعرہ بلند کرتے ہیں اور فرماتے ہیں مجھے مملکت شام کی کنجیاں دی گئی ہیں اور خدا کی قسم شام کے سرخ محلات (یعنی محلات قیصر) میری آنکھوں کے سامنے ہیں۔ پھر آپؐ نے دوسری ضرب لگائی جس پر ایک روشنی نمودار ہوئی۔ آپؐ نے جوش سے اللہ اکبر کہا اور فرمایا اس دفعہ مجھے مملکت فارس (سلطنت ایران) کی کنجیاں دی گئیں اور مدائن (دارالسلطنت ایران) کے سفید محلات مجھے نظر آرہے ہیں۔ تیسری دفعہ کدال مارنے پر پھر شعلہ بلند ہوا اور آپؐ نے فرمایا۔ اب مجھے یمن کی کنجیاں دی گئیں اور خدا کی قسم صنعا کے دروازے میری آنکھوں کے سامنے پھر رہے ہیں۔ اس دفعہ وہ پتھر بالکل شکستہ ہوکر گر گیا۔ اس کے بعد آنحضرت ﷺ نے اپنے صحابہ سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ جبرائیل نے مجھے بتلایا ہے کہ میری امت ان تمام ممالک پر غالب آئے گی۔ اسی طرح آنحضرت ﷺ کی ایک پیشگوئی ہے جو حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں گزشتہ شب سو رہا تھا کہ ناگاہ میرے سامنے دنیا کے خزانوں کی کنجیاں لائی گئیں اور میرے ہاتھ پر رکھ دی گئیں۔ (بخاری کتاب التعبیر)

اب میں پھر حضرت زرتشتؑ کی پیشگوئی کی طرف آتا ہوں جو مسلمانوں کی فتوحات کے بارہ میں ہے۔ وہ پیشگوئی جیسا کہ میں ذکر کر چکا ہوں یہ ہے کہ نبی عربیؐ کے پیرو مدائن پر قبضہ کرلیں گے اور سارے ایران پر قابض ہوجائیں گے ایران کا تاج وتخت سلطنت اور قانون سبھی کچھ مسلمانوں کے قبضہ میں آجائے گا۔ توس اور بلخ اور قوموں کے مقامات مقدسہ پر مسلمان چھا جائیں گے۔ تاریخی شواہد کی روشنی میں اس پیشگوئی کو دیکھیں آپ کا دل لذت ایمان سے سرور اندوز ہوگا۔

فتح مدائن

16 ہجری المقدس یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں مدائن فتح ہوا جو ایران کا دارالسلطنت تھا۔ اسلامی لشکر حضرت سعدؓ کی کمان میں جب مدائن میں کسریٰ کے قصر ابیض (سفید محل) کے سامنے پہنچا تو حضرت سعدؓ نے اللہ اکبر کا نعرہ بلند کیا اور فرمایا آج رسول مقبول ﷺ کی پیشگوئی پوری ہوئی۔ یہ اسی پیشگوئی کی طرف اشارہ تھا جو غزوۂ احزاب میں خندق کھودتے ہوئے آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ مجھے فارس کی کنجیاں دی گئیں اور مدائن کے سفید محلات مجھے نظر آرہے ہیں۔ پھر حضرت سعدؓ کسریٰ کے محل قصر ابیض میں داخل ہوئے تو ان کی زبان سے بے اختیار یہ آیات نکلیں جو فرعون اور اس کے لاؤ لشکر کی غرقابی کے متعلق ہیں کم ترکوا من جنت عیون (سورۃ دخان) کتنے باغ اور چشمے اور کھیتیاں اور عزت کے مقام انہوں نے چھوڑے اور ایسی نعمتیں جن میں وہ خوش تھے اور ان کا وارث ہم نے دوسرے لوگوں کو بنایا۔ پھر قصر ابیض میں جہاں کسریٰ کا تخت تھا منبر رکھا گیا۔ جس منبر پر دارالسلطنت ایران میں پہلی نماز جمعہ ادا کی گئی۔ آنحضرت ﷺ نے ایک دفعہ سراقہ سے مخاطب ہوکر فرمایا تھا۔ اے سراقہ! میں تیرے ہاتھ میں کسریٰ کے سونے کے کنگن دیکھتا ہوں۔ چنانچہ کسریٰ کے سونے کے کنگن لائے گئے جو کہ حضرت عمرؓ نے سراقہ کے ہاتھ میں آنحضرت ﷺ کی مذکورہ پیشگوئی کو ظاہری طور پر پورا کرنے کے لئے پہنائے۔

ایران کی مکمل تسخیر

حضرت زرتشتؑ کی پیشگوئی میں تھا "از پیروان اودیہیم وتخت وکشور وآئین ہمہ برافتد" کہ نبی عربیؐ

کے پیرو ایران کے تاج وتخت سلطنت اور قانون سبھی کچھ کے مالک بن جائیں گے۔ چنانچہ ایک وقت آیا کہ ایرانی سلطنت بکلی مسلمانوں کے ہاتھ آگئی۔ ایرانی سلطنت کے خاتمہ پر حضرت عمر فاروقؓ نے جو بصیرت افروز خطبہ پڑھا اس کے چند الفاظ درج ذیل ہیں:۔

آج مجوسیوں کی حکومت ختم ہوچکی ہے...... مسلمانو! خداتعالیٰ نے تم کو مجوسیوں (یعنی زرتشتیوں) کی زمین مجوسیوں کے ملک اور مجوسیوں کے اموال واملاک کا مالک بنادیا ہے تاکہ وہ اب تمہارے اعمال وافعال کو جانچے۔ پس مسلمانو! تم اپنی حالت میں تغیر نہ ہونے دینا ورنہ خداتعالیٰ تم سے بھی حکومت چھین لے گا اور کسی دوسری قوم کو دے دے گا''۔

توس اور بلخ پر قبضہ

حضرت زرتشتؑ کی پیشگوئی میں یہ بھی تھا کہ نبی عربی ﷺ کے پیرو توس اور بلخ پر قابض ہوجائیں گے۔ یہ پیشگوئی یوں پوری ہوئی کہ حضرت عمرؓ کی وفات کے بعد حضرت عثمانؓ کے عہد خلافت میں ملک ایران میں بغاوت رونما ہوئی۔ اس بغاوت کو فرو کرنے کے سلسلہ میں ایران کی سرحدی اطراف میں مزید فتوحات ہوئیں۔ مملکت اسلام اور زیادہ وسیع ہوگئی۔ چنانچہ توس اور بلخ پر بھی اسلامی جھنڈا لہرانے لگا۔ پھر حضرت زرتشتؑ کی پیشگوئی کے مطابق خداتعالیٰ نے قوموں کے مقامات مقدسہ اپنی مقدس قوم کی تحویل میں منتقل کردیئے۔

الغرض دنیا نے دیکھ لیا کہ آنحضرت ﷺ کے ماننے والے دلوں میں مشعل ایمان دبائے ہوئے تمام زمین پر گھوم نکلے۔ ایک نئے تمدن اور نئی سلطنت کی بنیاد ڈالی گئی۔ حضرت زرتشتؑ کی پیشگوئی کے مطابق مقدس نبی عربی ﷺ کے جاں نثار اٹھے اور ایران جیسی سرکش اور زبردست حکومت پر غالب آئے۔ خدائے قدوس کی تحمید سے ایران معمور ہوا۔ آتش پرستوں کے آتشکدے سرد پڑ گئے۔ محلات کسریٰ کے سربفلک کلس اسلامی پرچم کے سامنے سرنگوں ہوگئے۔ پھر وہ اٹھے اور روم جیسی وسیع وعریض سلطنت پر قابض ہوگئے اور شام کے سرخ محلات پر چھاگئے۔ روم وایران کی سلطنتیں ریزہ ریزہ ہوکر گرگئیں۔ ''وشوند سرکشاں زیردستاں'' کی پیشگوئی کے مطابق قیصر وکسریٰ کی سرکشی اور زبردست سلطنتیں بے سروسامان اور بادیہ نشین مسلمانوں کے ہاتھوں فتح ہوئیں۔ جس قوم کے لئے آنحضرت ﷺ کی رؤیا کے مطابق تمام دنیا کے خزانوں کے منہ کھول دیئے گئے اور وہ تمام دنیا پر چھاگئے۔ جابر اور ظالم بن کر نہیں بلکہ رحمت کی گھٹا بن کر کیونکہ وہ سراسر رحمت تھے۔ وہ برسنے والے بادلوں کی طرح تھے۔ ان کے ذریعہ سے زمین اللہ تعالیٰ کی حمد اور سبوحیت سے بھرگئی۔ یہ اسلام کی شان جلالی کا ظہور تھا۔ جس کی خبر حضرت زرتشتؑ نے دی اور پوری ہوئی۔ (الفرقان جنوری 1957ء)

مکرم انجینئر محمود مجیب اصغر صاحب

قرونِ اُولیٰ میں علوم وفنون کے مراکز
CITIES OF SCIENCE

اسلام کی نشاۃ اولیٰ میں علوم وفنون کے مراکز کے سلسلے میں حضرت مسیح موعودؑ نے John Davenport کی مشہور کتاب An Apology For Mohammed And The Koran کا ایک حوالہ Quote کیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

ہمیں اس جگہ کچھ ضرورت نہیں کہ بات کو طول دے کر اہل اسلام کے علمی فضائل کا ثبوت دیں بلکہ اس مقام میں ہم صرف ان چند سطروں کا لکھنا مناسب سمجھتے ہیں جو لاف جون دیون پورٹ صاحب نے اپنی کتاب جس کا ترجمہ ہوکر مؤید اسلام نام رکھا ہے۔ لکھیں سو وہ یہ ہیں۔

......اہل اسلام کو علمی ترقی بھی ایسی ہی جلدی حاصل ہوئی جیسے ان ملکوں پر تحسیں حاصل ہوتی تھیں۔ سول سے اصفہان تک اہل عرب کا علم بہت جلد پھیل گیا اور بغداد اور کوفہ اور قاہرہ اور بصرہ اور فیز اور مراکو اور گورددوا اور گرینڈا اور دین شیا اور سول میں اہل عرب کی حکمت نے بہت جلد رواج پایا۔ حقیقت میں اہل عرب مسلمانوں نے تمام علوم کو نئے سرے ترقی دی اور یونان اور روما کے علوم میں دوبارہ جان ڈالی۔ نویں صدی سے چودھویں صدی تک عرب کے علم وفضل سے یہ نور حاصل ہوتا رہا اور اہل یورپ کو تاریکی جہالت سے روشنی علم وعقل میں لایا''۔

(سرمہ چشم آریہ۔ روحانی خزائن جلد دوم ص 194,193)

اہل عرب نے مشرق ومغرب میں علوم کا چراغ روشن کیا

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں:۔

اہل عرب کے واسطے مقدر تھا کہ جب نور محمدیؐ ان کے درمیان طلوع کرے تو وہ اس سے منور ہوکر مشرق ومغرب میں پھیلیں۔ قیصر وکسریٰ کی سلطنتوں کے وارث بنیں۔ ایران وشام کو فتح کریں۔ مصر، الجیریا، مراکو کو مسلمان بناتے ہوئے ہسپانیہ میں جاگھسیں۔ دوسری طرف ترکستان، افغانستان، ہند کے فاتح بنیں۔ چین کے لوگوں کو جاکر مسلمان بنائیں۔

پھر فرمایا۔ وہی قوم دنیا کی سردار بنتی ہے وہی قوم تمام یورپ کو مہذب بنانے والی ہوئی مشرق و مغرب میں اس نے علوم کا چراغ روشن کیا آج تک تمام اعلیٰ علوم انہیں کتابوں سے اخذ کئے جاتے ہیں۔ ایک ایک مسلمان نے وہ شاندار کتاب لکھی جس کے برابر آج بڑی بڑی جماعتیں لگ کر اور لاکھوں کروڑوں روپے خرچ کرکے بھی نہیں لکھ سکتیں''۔ (حقائق الفرقان جلد چہارم ص 470)

سول سے اصفہان تک

2009ء میں انگلستان سے ایک کتاب شائع ہوئی ہے۔ Science & Islam (A History) جو احسان مسعود صاحب کی تصنیف ہے وہ لکھتے ہیں آٹھویں صدی سے سولہویں صدی تک مسلم ممالک کے علوم وفنون کے شہروں میں ہسپتال رصدگاہیں لائبریریاں کالج سکول تراجم اور ریسرچ کے ادارے شامل ہوتے تھے وہ کہتے ہیں کہ مکہ مدینہ اور یروشلم Sacred Cities ہیں اور دمشق، بغداد، میڈرڈ (Madrid)، طلیطلہ (Tolego)، قرطبہ، سول (Seville)، سکندریہ، قاہرہ، قیروان (Qayrawan)، فیز (Kez)، رے (Rayy)، استنبول (Istanbol)، ہمدان (Hamadan)، اصفہان (Isfahan)، سمرقند (Samarkand)، بخارا (Bukhara)، نیشاپور (Nishapur)، تاشقند (Tashkent) علوم فنون کے شہر تھے یعنی Cities of Science

چنانچہ یہ شہر سول سے اصفہان تک پھیلے ہوئے ہیں یعنی سپین سے ایران تک۔

سائنس کے بانی

یہ وہ شہر ہیں جہاں بڑے بڑے نامور سائنسدان پیدا ہوئے یا ان مقامات پر آکر انہوں نے غیر معمولی کام سرانجام دیئے اور سائنسی علوم کے بانی کہلائے۔

جناب پنڈت جواہر لال نہرو صاحب اپنی مشہور کتاب تاریخ عالم پر ایک نظر میں رقمطراز ہیں۔

قدیم زمانہ میں نہ مصر میں نہ چین میں اور نہ ہندوستان میں سائنس کا رواج تھا البتہ قدیم یونان میں اس کا تھوڑا بہت چرچا تھا اس کے بعد روم میں اس کا نشان تک نہیں ملتا۔ عربوں میں تحقیق وتفتیش کا یہ جذبہ موجود تھا اس لئے انہیں سائنس کا بانی کہنا بالکل صحیح ہوگا...... اس میں شک نہیں کہ بغداد ان تمام علمی تحریکوں کا بہت بڑا مرکز تھا دوسرا مرکز قرطبہ تھا جو مغرب میں عربی سپین کا دارالسلطنت تھا۔ ان کے علاوہ عربی دنیا میں اور بہت سی یونیورسٹیاں بھی تھیں جہاں علم کا چراغ روشن تھا مثلاً قاہرہ اور بصرہ اور کوفہ وغیرہ لیکن ان تمام مشہور شہروں کی ناک بغداد تھا جس کے متعلق ایک عربی مؤرخ لکھتا ہے وہ اسلام کا صدر مقام عراق کا چشم وچراغ سلطنت کی راجدھانی اور حسن وجمال تہذیب وتمدن اور فنون لطیفہ کا مرکز تھا اس کی آبادی بیس لاکھ سے زیادہ تھی۔

(تاریخ عالم پر ایک نظر ص 241,240 اکرم آرکیڈ ٹمپل روڈ لاہور 1992ء)

مولانا الطاف حسین حالی نے بھی اسلامی دور کی سائنسی عظمتوں کا اپنے اشعار میں بڑے درد سے ذکر کیا ہے۔

حکومت بغداد کے ذکر میں لکھتے ہیں:۔

سمرقند سے اندلس تک سراسر
انہی کی رصدگاہیں تھیں جلوہ گر
سواد مراغہ میں اور قاسیوں پر
زمیں سے صدا آرہی ہے برابر
کہ جن کی رصد کے یہ باقی نشاں ہیں
وہ اسلامیوں کے منجم کہاں ہیں

حکومت اندلس کے ذکر میں لکھتے ہیں:۔

ہوا اندلس ان سے گلزار یکسر
جہاں ان کے آثار باقی ہیں اکثر
کوئی قرطبہ کے کھنڈر جا کے دیکھے
مساجد کے محراب و در جا کے دیکھے
جلال ان کا کھنڈروں میں ہے یوں چمکتا
کہ ہو خاک میں جیسے کندن دمکتا

علوم وفنون کے مراکز

سرمہ چشم آریہ میں مذکور علوم وفنون کے مراکز کا مختصر تذکرہ پیش ہے۔

بغداد (Baghdad)

بنو امیہ نے 661ء سے 750ء تک عالم اسلام پر حکومت کی اور انہوں نے دمشق کو اپنا دارالخلافہ رکھا 751ء میں بنوعباس اقتدار میں آئے انہوں نے دارالخلافہ کے لئے بغداد کا انتخاب کیا اور وہاں ایک نیا شہر بسایا جو دائرہ نما تھا اس کے وسط میں خلیفہ کا محل تھا ارد گرد حکومت کے دفاتر اور اراکین سلطنت کے محلات اور ان کے ارد گرد عام آبادی بازار باغات وغیرہ تھے پورے شہر کے گرد ایک سوفٹ چوڑی دوہری فصیل بنائی گئی چار گیٹ علی الترتیب، کوفہ، شام، بصرہ اور خراسان کی طرف کھلتے تھے۔ آرکیٹیکچر میں محراب (Arch) کا تصور غالباً صحرا نشینوں (Saracens) نے کھجور کے درخت سے اخذ کیا۔ اسی طرح ستونوں اور میناروں اور گنبد کھجور کے درخت کی عکاسی کرتے نظر آتے ہیں۔

بغداد میں علوم وفنون کا دور ہارون رشید کے زمانے میں شروع ہوا اور مامون رشید کے عہد میں اپنے عروج کو پہنچا مامون نے بیت الحکمت (House of Wisdom) قائم کیا جہاں یونانی علوم اور دنیا جہان کے علوم کی کتابیں اکٹھی کرکے ان کے عربی میں تراجم کئے گئے اور ان علوم پر

ریسرچ کی اور رصدگاہیں قائم کرکے ہیئت کے مشاہدات اور تالیف وتصنیف کے کام شروع کئے گئے ایک رصدگاہ (Observatory) بغداد کے قریب شماسیہ میں اور بعد میں دوسری دمشق کے قریب قاسیوں میں قائم کی گئی پبلک ہسپتال قائم ہوئے اور تعلیمی ادارے کھولے گئے اور ہر علم کا ماہر عالم اسلام سے بغداد میں جمع ہوگیا۔ علوم وفنون کی ترقی کے لحاظ سے یہ دور اسلام کا اہم ترین دور ہے اور اس وقت بغداد دنیا کا سب سے زیادہ ترقی یافتہ اور متمدن شہر سمجھا جاتا تھا۔ بنوعباس نے 750ء سے 936ء تک بغداد پر حکومت کی اور اس دوران مسلم سوسائٹی نے علوم وفنون میں بہت ترقی کی رفتہ رفتہ بنوعباس کی حکومت کمزور ہوتی گئی اور سپین اور مصر اور دیگر جگہوں پر خود مختار اور نیم خود مختار حکومتیں قائم ہوگئیں۔

کوفہ (Cufa)

اسلامی فتوحات کے بعد فارس کے علاقے میں مملکت اسلامیہ کے دو صوبے بن گئے عراق کے صوبے کا دارالحکومت کوفہ تھا کوفہ کی حکومت عراق کے تمام علاقوں سے آگے آرمینیا تک پھیلی ہوئی تھی۔

یورپ کے تمام محقق اس بات پر متفق ہیں کہ تاریخ میں پہلا کیمیادان جابر بن حیان (Geben) تھا اور جابر کوفے کا رہنے والا تھا وہاں سے ہارون رشید کے زمانے میں بغداد چلا گیا اور آخر عمر میں پھر کوفے میں آگیا اس نے 817ء میں وفات پائی۔ کوفے میں ہی اس نے تحقیقات اور تالیف وتصانیف کا کام کیا دو سو سال بعد گیارہویں صدی میں کوفے کا وہ علاقہ جو دمشقی دروازہ کے اندر واقع تھا جب اس کی کھدائی کی گئی تو جابر بن حیان کی تجربہ گاہ کے آثار برآمد ہوئے۔ جابر بن حیان علم کیمیا کا باوا آدم شمار ہوتا ہے۔ کوفہ حضرت عمرؓ کے زمانے میں آباد ہوا یہاں کی جامع مسجد کی گنجائش چار ہزار نمازیوں کی تھی۔ کوفہ سے ہی طبرستان اور آذربائیجان کی فتوحات ہوئیں۔

قاہرہ (Cairo)

دسویں صدی کے ابتدائی برسوں کے مشہور تاریخی واقعہ شمالی افریقہ میں فاطمی خلافت کا قیام ہے یہ خلافت پہلے المغرب میں قائم ہوئی المغرب شمالی افریقہ کے اس خطے کو کہتے ہیں جو مصر کے مغرب میں واقع ہے اور جس میں آج کل تیونس، لیبیا، الجزائر اور مراکش کے ممالک ہیں بعد میں جب مصر اس خلافت کے زیرنگیں آگیا تو اس کا صدر مقام مصر کے موجودہ دارالحکومت قاہرہ منتقل ہوگیا۔ 969ء میں قاہرہ کا نیا شہر آباد ہونا شروع ہوا۔ قاہرہ کے فاطمی خلیفہ معز کے دور میں قاہرہ میں بغداد کی طرح بیت الحکمت یا سائنس اکیڈمی کا آغاز ہوا خلیفہ معز نے قاہرہ میں اعلیٰ پائے کی رصدگاہ قائم کی۔ مؤرخ المعز کو المغرب کا مامون رشید کہتے ہیں۔ فاطمی خلافت کے فرمانروا حاکم کے زمانے ابن الہیثم نے اسوان ڈیم کا منصوبہ پیش کیا تھا جو بوجوہ تعمیر نہ ہوسکا۔ اس دور میں جن سائنسدانوں نے اپنی علمی تحقیق سے شہرت دوام حاصل کی ان میں ابن یونس کا نام سرفہرست ہے۔ علی بن رضوان مصری، ابوالقاسم عمار موصل، احمد بن محمد بن یحییٰ بلادی، مساویہ مروانی وغیرہ یہ سب نام فاطمی خلافت کے زمانے کے ہیں۔ جو زیادہ تر قاہرہ میں رہے۔ الازہر یونیورسٹی بھی وہاں قائم ہوگئی۔

بصرہ (Bassora)

638ء میں شط العرب کے کنارے بصرہ تعمیر کیا گیا۔ بصرہ عراق سے آگے ویران اور اس کے مفتوحہ علاقوں کے صوبے کا دارالحکومت تھا۔ بصرہ ایران عراق کی سرحد پر واقع ہے۔ بصرہ میں کھجوروں کے باغات دنیا میں سب سے بڑے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں کوفہ، بصرہ اور فسطاط کے شہروں کا آغاز Tent Cities کے طور پر ہوا تھا۔

فاطمی دور کا نامور سائنسدان ابوعلی حسن بن حسین ابن الہیثم جو مغرب میں Al Hazen اور مشرق میں ابن الہیثم مشہور ہوا۔ 965ء میں بصرے میں پیدا ہوا تھا۔ بنوعباس نے عالم اسلام میں سائنس کا ایک نیا شوق پیدا کردیا تھا۔ چنانچہ اس دور میں جو یونیورسٹیاں قائم ہوئیں ان میں بصرہ کی یونیورسٹی بھی خاص مقام رکھتی تھی۔ اس تاریخی شہر پر بعد میں ترکوں، فارسیوں، عثمانیوں اور انگریزوں نے حکومت کی۔

کہتے ہیں کہ سندباد نے بھی بحری سفر بصرہ کی بندرگاہ سے شروع کیا تھا۔

فیز (Fez) اور مراکو
(Morocco)

حضرت عقبہ بن نافع 62ھ (681ء) میں المغرب کے جہاد پر روانہ ہوئے اور مراکش کو فتح کرتے ہوئے بحر ظلمات (Atlantic یا بحر اوقیانوس) تک جا پہنچے۔ امیر معاویہ نے 668ء میں عقبہ کو اس علاقے کا والی مقرر کیا۔ 670ء میں عقبہ نے تیونس کے شہر سے 112 میل جنوب میں قیروان شہر آباد کیا اور جامع مسجد تعمیر کی۔ قیروان المغرب کے ممالک کا کئی سال تک دارالسلطنت رہا۔ احمد بن ابراہیم بن خالد بن جذاز المغرب میں تیونس کے شہر قیروان میں 900ء کے لگ بھگ پیدا ہوئے جو کہ مشہور طبیب تھے۔ عبدالرحمٰن ثالث خاندان ادریسیہ کے حاکم ابراہیم بن محمد کی دعوت پر فاطمین مصر کے خلاف افریقہ وارد ہوا اور فاطمین کو شکست دے کر مراکش کو اپنی سلطنت میں شامل کرلیا مراکش کا موجودہ دارالحکومت رباط ہے اور فیز (Fez) اس کے اہم شہروں میں سے ایک شہر ہے۔

859ء میں القیروان یونیورسٹی فیز (Fez) میں قائم کی گئی جو کہ دنیا کی قدیم ترین مشہور یونیورسٹی میں شمار ہوتی ہے۔ (Fez) میں 800 مساجد اور تاریخی عمارات ہیں۔ یہاں کی جامع مسجد نویں صدی میں تعمیر ہوئی جو مسجد قیروان کے نام سے مشہور ہے یہ مسجد شمالی افریقہ کی سب سے بڑی مسجد تھی جس کی تجدید 13ویں صدی میں کی گئی۔ یہ مسجد یونیورسٹی کے ساتھ ملحق ہے۔ یونیورسٹی کے ساتھ ایک بہت بڑی لائبریری بھی اس دور کا اہم علمی ورثہ ہے۔

مراکش پر آٹھویں صدی سے ادریسی، مرابطون، حد حدون، مرینی و طاسی اور سعدی خانوادے حکمران رہے۔ سابق دارالحکومت مراکش شہر کی بنیاد یوسف بن تاشفین نے 1062ء میں رکھی تھی۔ عہد موحدون میں یہ شہر بہت پھلا پھولا۔ یہاں بارہویں صدی کا ایک Architectural Monument مینار الکتبیہ مشہور ہے۔

(بحوالہ اٹلس فتوحات اسلامیہ دارالسلام پبلشرز ص 251)

مراکش (Marrakech) اور فیز (Fez) کے شہر مراکش ملک Morocco کے تاریخی شہر ہیں۔ فیز (Fez) مدینہ کی بنیاد محمد جنہیں مولائے ادریس کے نام سے یاد رکھتے ہیں نے رکھی تھی۔ مدینہ فیز ایک قدیم شہر ہے جو نویں صدی میں مراکش شہر کے قریب بسایا گیا ابن رشد (1126ء-1192ء) آخری سالوں میں مراکش میں رہا اور وہیں اس کی وفات ہوئی۔

قرطبہ

711ء میں مسلمانوں نے شمالی افریقہ سے آکر سپین فتح کیا اس وقت سپین کا دارالحکومت طلیطلہ (Toledo) تھا لیکن مسلم سپین کا دارالسلطنت سول (Seville) یعنی اشبیلیہ کو بنایا گیا۔ یہ کیفیت 756ء تک جاری رہی اور 755ء میں عبدالرحمٰن بن معاویہ بن ہشام نے بنوعباس کی حکومت کی گرفت سے بچکر ہسپانیہ کی سرزمین پر قدم رکھا ایک سال بعد اسے قرطبہ میں حکمران تسلیم کرلیا گیا۔ اس نے قرطبہ کو دارالسلطنت بنالیا اور پانچ سو سال تک اس خاندان نے پورے سپین پر قرطبہ سے حکومت چلائی۔ دسویں صدی کے آغاز پر جب اندلس کی فرمانروی عبدالرحمٰن الناصر کے ہاتھ آئی تو اس سرزمین میں بغداد کی رقابت میں علم وحکمت یعنی علوم وفنون کی طرف خاص توجہ دی گئی۔ عبدالرحمٰن الناصر نے 912ء سے 961ء تک 50 سال حکومت کی اور اس کے بعد اس کے فرزند حکم ثانی نے اس کام کو جاری رکھ کر اسے کمال کو پہنچایا۔

قرطبہ میں ایک شاندار مسجد تیار کی گئی اور قرطبہ سے چار میل دور عبدالرحمٰن الناصر نے اپنی ملکہ زہرا کے نام پر ایک شاندار محل قصر زہرا بنوایا۔ مسجد قرطبہ آرکیٹیکچر کا ایک شاہکار ہے۔ قرطبہ میں ایک شاہی لائبریری قائم کی گئی جس میں اتنی کتابیں موجود تھیں کہ ان کی فہرست ہی 44 جلدوں میں مرتب ہوئی۔ حکم کی وفات کے بعد اس کا گیارہ سالہ بیٹا ہشام ثانی تخت نشین ہوا ان تینوں فرمانرواؤں کے زمانہ میں کئی سائنسدان اور علوم کے ماہر پیدا ہوئے جن کی سرپرستی حکومت نے کی اندلس کی اسلامی سلطنت کی سب سے عظیم شخصیت ابوالقاسم بن عباس زہراوی کو شمار کیا جاتا ہے۔

اس وقت قرطبہ کی تمدن کی یہ حالت تھی کہ اس میں 3800 مساجد، 60 ہزار سربفلک عمارتیں، عام لوگوں کے لئے 2 لاکھ مکان، 8 ہزار دکانیں اور 7 سو حمام تھے۔ قرطبہ یونیورسٹی اس زمانے میں مغرب کی عظیم ترین یونیورسٹی تھی۔ قرطبہ میں طوائف الملوکی کے زمانے میں بھی بڑے بڑے شعراء ادباء اور اصحاب فضل وکمال پیدا ہوئے ابومروان بن حیان نے 60 جلدوں میں التاریخ الکبیر تصنیف کی۔ ابن نفیس کا تعلق بھی قرطبہ سے تھا۔ عریب بن سعد الکاتب قرطبی، ابوالقاسم مسلمہ مجریطی ابوداؤد سلیمان بن حسن ابن جلجل وغیرہ کئی مشہور سائنسدان گزرے ہیں۔ 500 سال کے بعد حکومت زوال پذیر ہوگئی اور سکڑ کر جنوب میں محدود ہوگئی جہاں غرناطہ سے مسلمانوں نے دوسو سال حکومت کی۔

پنڈت جواہر لال نہرو لکھتا ہے سپین کے علاقہ پر سات سو برس تک عربوں کا حکومت کرنا خود ایک کارنامہ ہے لیکن اس سے زیادہ دلچسپ کارنامہ ان کی اعلیٰ تہذیب وتمدن ہے۔ چنانچہ ایک مؤرخ کچھ جوش میں آکر یوں کہتا ہے۔ موروں (یورپ والے سپین کے عربوں کو Moors کہتے ہیں) نے قرطبہ کی وہ حیرت انگیز سلطنت قائم کی جسے دور وسطیٰ کا معجزہ کہنا چاہئے اور جس نے مغربی دنیا کے سامنے علم وتہذیب کی شمع اس وقت روشن رکھی جب سارا یورپ جہالت اور خانہ جنگی کی تاریکی میں پڑا ہوا تھا۔

(تاریخ عالم پر ایک نظر (اکرم آرکیڈ لاہور) ص 299)

قرطبہ پانچ سو برس تک اس سلطنت کا پایہ تخت رہا یہ بہت بڑا شہر تھا جس کی آبادی دس لاکھ اور لمبائی دس میل تھی شہر کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک باغ ہی باغ نظر آتے تھے۔ اس وقت سپین میں تقریباً ہر فرد لکھنا پڑھنا جانتا تھا۔ قرطبہ بنوعباس کے بغداد سے کسی طرح بھی کم نہ تھا۔ مؤرخ اسے زینت عالم کے لقب سے یاد کرتے تھے۔

غرناطہ

تیرہویں صدی عیسوی میں سپین میں مسلمانوں پر عرصہ حیات تنگ ہوتا چلا گیا اندلسی مسلمان بہت بڑی تعداد میں شمالی افریقہ کی طرف ہجرت کرگئے باقی اندلس کے جنوب میں سمٹتے چلے گئے یہاں چند چھوٹی ریاستیں قائم ہوئیں ان میں سب سے آخری اور طاقتور سلطنت غرناطہ تھی۔

1237ء میں ارجونہ کے قلعدار محمد بن یوسف نے جو الاحمر کے نام سے مشہور تھا غرناطہ پر قبضہ کرکے الغالب باللہ کے لقب کے ساتھ اس سلطنت کی بنیاد ڈالی۔ بنونصر کی یہ سلطنت اڑھائی صدیوں تک قائم رہی اور اس سلسلے کے 25 حکمران ایک دوسرے کے بعد حکومت کرتے رہے یہ سب علوم وفنون کے بڑے دلدادہ تھے بڑے بڑے ماہرین علوم وفنون ان کے ایوانوں سے وابستہ ہوئے جیسے مسلمانوں کے عظیم مؤرخ ابن خلدون، غرناطہ میں بہت سی یادگار عمارات اسی دور سے تعلق رکھتی ہیں مشہور زمانہ قصر الحمراء جو فن تعمیر کی ایک نازک اور خیال آفریں غزل ہے اسی عہد کا کارنامہ ہے۔

الحمراء مسلمانان اندلس کے دور انحطاط کی یادگار ہے جب مسلمانوں کی حکومت محض غرناطہ تک محدود ہوکر

رہ گئی تھی۔ الحمراء 2200 میٹر رقبہ پر پھیلا ہوا ہے اپنی فصیل اور 22 برجوں کی وجہ سے قلعہ دکھائی دیتا ہے۔ یہ محل شہر غرناطہ سے دو تین مقامات پر ملا ہوا ہونے کے باوجود اس سے جداگانہ حیثیت کا مالک ہے۔

غرناطہ بڑے بڑے شاہی باغوں اور گھنے درختوں سے گھرا ہوا ہے ہر طرف باغ ہی باغ ہیں شہر کے اطراف میں کوئی جگہ انگوروں کی بیلوں سے خالی نہیں شاہی باغات ایک سو کی تعداد میں ہیں اور اپنے خوبصورت منظر سرسبزی سیرابی اور زمین کی عمدگی اور اشجار کی کثرت کے لحاظ سے بے مثل ہیں۔

غرناطہ میں اندلسی دور کے ایک نامور سائنسدان ابوالقاسم اصباغ بن محمد بن سمح کا ذکر ملتا ہے۔ اسی طرح طلیطلہ (Toledo) میں ابوالمطرف عبدالرحمٰن بن محمد بن عبدالکریم بن یحییٰ بن الوافد اور ابو اسحاق ابراہیم بن یحییٰ نقاش الزرقالی وغیرہ مشہور سائنسدان گزرے ہیں۔

ویلنشیا Valencia

ویلنشیا اپنے سنگترے کے باغوں کی وجہ سے بہت مشہور ہے سپینش زبان میں Naraja کا مطلب سنگترہ ہے یہاں بہت اعلیٰ خوشبو والے اور کثرت سے یہ پھل ملتا ہے۔ شہر کے تقریباً ہر پارک میں جگہ جگہ Orange Trees ملتے ہیں۔ بڑی بڑی شاہراہوں کے ساتھ بھی سنگترے کے درخت لگے ہوئے ہیں اور جب اس پھل کا موسم آتا ہے تو سارا شہر اس کی خوشبو سے مہک اٹھتا ہے۔

مسلمانوں نے آٹھویں صدی کے شروع میں ویلنشیا پر قبضہ حاصل کیا تھا جب آئبیرین جزیرہ کے باقی علاقے فتح کئے جا رہے تھے۔ سپین جسے ہسپانیہ بھی کہتے ہیں براعظم یورپ کا باب الاسلام ہے تاریخی طور پر سپین اور پرتگال ایک ہی علاقہ تھا اور اس جزیرہ نما کو آئبیریا کہا جاتا ہے عرب مصنفین عام طور پر اسے اندلس کہتے ہیں اس شہر کو Sames-I نے 1238ء میں فتح کیا لیکن مسلم دور کی عمارات کی خوبصورتی کو برقرار رکھا ساحل سمندر پر ہونے کی وجہ سے ویلنشیا بہت خوبصورت شہر ہے۔

سول (Seville) یعنی اشبیلیہ

پہلے یہ صوبہ قرطبہ کا صدر مقام تھا جب مسلمانوں نے اسے فتح کیا تو اسے اندلس کا دارالحکومت قرار دیا تاہم عبدالرحمٰن بن معاویہ بن ہشام نے جب اندلس میں خود مختار حکومت قائم کی تو قرطبہ کو دارالسلطنت بنالیا۔ 1023ء میں بنوعبار نے اسے پایہ تخت بنایا اور مرابطون اور موحدون کے اقتدار کے بعد 1247ء میں فرڈی ننڈ سوم نے اشبیلیہ کا محاصرہ کرلیا اور نومبر 1248ء میں اسے فتح کرلیا۔

موحدوں کی یادگاروں میں ایک شاندار مسجد کا تین سو فٹ مینار Giralda اور القصر Alcazar باقی ہیں۔ Girald Tower الموحد سلطان یوسف بن یعقوب المنصور کی تعمیر کردہ مسجد کا 320 فٹ اونچا ماڈل ہے جو ماہر تعمیرات احمد بن باسو نے بنانا شروع کیا اور اس کی تکمیل 1198ء میں ابوالیث الصقلی کے ہاتھوں ہوئی۔ اس میں سیڑھیوں کی بجائے 34 کشادہ ڈھلانیں ہیں جہاں مؤذن گھوڑے پر سوار ہو کر اذان کے لئے اوپر چڑھتا۔

محدث ابن عربی اور شیخ اکبر ابن عربی اشبیلیہ کے ہی رہنے والے تھے۔

اصفہان (Isphahan)

سرمہ چشم آریہ میں حضرت مسیح موعود نے John Davenport کی کتاب کا جو اقتباس چنا تھا اس میں لکھا ہے سول (Seville) سے اصفہان تک اہل عرب کا علم بہت پھیل گیا۔ اس مضمون کے آخر میں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اصفہان کا تعارف بھی کروا دیا جائے۔

اصفہان ایران کا ایک تاریخی شہر اور صوبہ ہے جو طہران اور شیراز کے درمیان واقع ہے۔ ایران کی فتح حضرت عمرؓ کے زمانے میں ہوئی تھی۔

اصفہان میں بخت نصر کے فلسطین سے لائے ہوئے یہودی آباد ہوئے تھے اس لئے پہلے یہودیہ کہلانے لگا اصفہان کی وجہ تسمیہ یہ بیان ہوتی ہے کہ اس کا نام اسپ ہان (اسپ بمعنی گھوڑا) یا سپاہان (سپاہ کی جمع) تھا جو بدل کر (اصفہان ہو گیا)

یہ شہر سلاجقہ اور صفویوں کا دارالحکومت رہا ہے۔ ملک شاہ سلجوقی نے اصفہان میں ایک رصدگاہ تعمیر کی اور عمر خیام کو اس کا افسر اعلیٰ مقرر کیا۔

1030ء محمود غزنوی نے اصفہان کو فتح کیا۔ 1228ء میں یہاں جلال الدین خوارزم شاہ اور منگولوں میں خون ریز جنگ ہوئی۔ 1388ء میں تیمور نے اصفہان میں قتل عام کے بعد ستر ہزار کھوپڑیوں کا قلعہ مینار بنایا تھا۔

بوعلی سینا ایک عظیم طبیب گزرا ہے اسے ایرانی، عرب اور ترک اپنا اپنا ہم قوم ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ بوعلی سینا نے جب اصفہان جانے کا ارادہ کیا تو اسے ہمدان میں قید کر دیا گیا لیکن اصفہان کے والی علاء الدولہ نے ہمدان پر حملہ کرکے اسے چھڑا لیا اور اس کی بہت عزت افزائی کی۔ بوعلی سینا نے اپنی مشہور کتب قانون اور شفا اصفہان میں ہی مکمل کیں تاہم بوعلی سینا کا انتقال ہمدان میں ہوا اور وہیں اس کا مقبرہ ہے۔ قانون کے ترجمے متواتر آٹھ سو سال تک یورپ کے میڈیکل کالجوں میں Text Book کے طور پر پڑھائے جاتے رہے ہیں۔

اصفہان ایران کا بہت خوبصورت شہر ہے جو کہ طہران کے جنوب میں واقع ہے۔ Royal Square (Meydan) میں 17 ویں صدی کی یادگار ہے اس کے ساتھ مسجد شیخ لطف اللہ مسجد جمع، مسجد سرخ، مسجد علی اور مینار علی اور مینار سیر ابان دیکھنے سے تعلق رکھتے ہیں۔

حرف آخر

حضرت مصلح موعود نے فرمایا اقوام کی ترقی میں تاریخ سے آگاہ ہونا ایک بہت بڑا محرک ہوتا ہے اور کوئی ایسی قوم جو اپنی گزشتہ روایات سے واقف نہ ہو کبھی ترقی کی طرف قدم نہیں مار سکتی اپنے آباؤ اجداد کے حالات کی واقفیت بہت سے اعلیٰ مقاصد کی طرف راہنمائی کرتی ہے۔

(اسلام میں اختلافات کا آغاز ص 1)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے ایک خطبہ جمعہ میں فرمایا علم کے اصطلاحی معنی ہیں وہ نور فراست جو اندھیروں میں اجالا پیدا کردے۔ اس واسطے رٹہ لگانے یا پچھلوں کے مشاہدات کو از برحفظ کرلینے کا علم سے کوئی تعلق نہیں بلکہ پچھلوں کے مشاہدات سے فائدہ اٹھا کر اپنے لئے نئی راہ کھولنے کی کوشش کرنا اور خدا تعالیٰ کی توفیق سے کامیاب ہو جانا یہ علم ہے۔

(خطبہ جمعہ 16 جولائی 1976ء)

مکرم نصر احمد مبشر صاحب

بینن کے ریجن داسا میں نومبائعین کے جلسے

محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے ماہ نومبر 2014ء میں پانچ جلسہ جات نومبائعین کئے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

☆ پہلا جلسہ 15 نومبر 2014ء کو جماعت Adjandoho میں کیا گیا یہ جماعت داسا شہر سے جنوب کی طرف 32 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے جس کا رستہ بھی دشوار اور خراب ہے۔ یہاں جماعت کا پیغام ہمارے معلم مکرم توفیق صاحب کے ذریعہ پہنچا یہاں کی زیادہ تر آبادی قوم پل سے تعلق رکھتی ہے چنانچہ جلسہ کا پروگرام 12 بجے دوپہر تلاوت قرآن کریم سے شروع کیا گیا۔ بعد میں قصیدہ حضرت مسیح موعود پڑھا گیا اور کیتھولک چرچ کے پادری نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ "جماعت احمدیہ ایک پُرامن جماعت ہے جو آج (دین) کی صحیح تعلیم دے رہی ہے جس کا ثبوت ہمیں یہاں نظر آ رہا ہے کہ ہر طبقہ سے تعلق رکھنے والوں کو اپنے پروگرام میں دعوت دی ہے"۔

اس کے بعد حضرت مسیح موعود کی صداقت از روئے بائبل اور جماعت کے عقائد، حضرت مسیح موعود کو ماننا کیوں ضروری ہے کے موضوعات پر تقریریں کی گئیں۔ اس کے بعد نماز عصر ادا کی گئی اور شاملین کو کھانا پیش کیا گیا۔ اس جلسہ میں حاضری 239 افراد رہی۔

☆ دوسرا جلسہ جماعت Iwala میں منعقد کیا گیا جس میں Yawa جماعت بھی شامل تھی۔ چنانچہ یہ جلسہ 21 نومبر 2014ء کو بعد از نماز عصر منعقد کیا گیا۔ یہ دونوں جماعتیں نومبائع جماعتیں ہیں جن کا تعلق بھی قوم پل سے ہے۔ Iwala جماعت شہر گلازوے کے قریب ہے جس کا فاصلہ گلازوے سے 9 کلومیٹر اور داسا شہر سے 30 کلومیٹر ہے۔ یہاں جماعت کا پیغام 2012ء میں لوکل مشنری مکرم عیسیٰ صاحب اور مکرم عبداللہ صاحب کے ذریعہ پہنچا۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے کیا گیا اور پھر قصیدہ حضرت مسیح موعود پڑھ کر سنایا گیا۔ آج کے جلسہ میں جماعت کے عقائد اور صداقت حضرت مسیح موعود، جماعت کی تبلیغی کاوشوں اور قرآن کی خدمت کے موضوعات پر تقریریں ہوئیں اور پھر سوالات کے جوابات دیئے گئے۔ اس جلسہ میں حاضری 187 افراد رہی۔

☆ تیسرا جلسہ جماعت Modji-Gangan میں کیا گیا جو ایک پرانی جماعت ہے لیکن یہاں گزشتہ سال بھی بیعتیں ہوئیں۔ یہ جماعت داسا شہر سے اڑھائی کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے یہاں کے افراد جماعت کا تعلق ڈاچا قوم سے ہے۔ چنانچہ یہاں جلسہ بعد از نماز ظہر شروع کیا گیا۔ آج کے جلسہ میں صداقت حضرت مسیح موعود از روئے بائبل اور حضرت مسیح موعود کو الہام کہ "میں تیری (۔) کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" کے موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔ اس کے بعد نماز عصر ادا کی گئی اور احباب میں کھانا تقسیم کیا گیا۔ اس جلسہ میں حاضری 126 رہی۔

☆ چوتھا جلسہ جماعت Kodjatchan میں کیا گیا۔ یہ جماعت داسا سے شہر 24 کلومیٹر شمال کی طرف واقع ہے۔ یہ جماعت 2008ء میں قائم ہوئی۔ یہاں جلسہ 23 نومبر کو منعقد کیا گیا جو بعد از نماز ظہر شروع ہوا۔ اس جلسہ کے موقع پر قبولیت اسلام کے بعد رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرامؓ کی وفا کے واقعات اور بیعت کے اغراض ومقاصد کے موضوعات پر تقریریں کی گئیں۔ جلسہ کے اختتام پر جلسہ میں شامل افراد کو کھانا پیش کیا گیا۔ اس جلسہ میں حاضری 96 رہی۔

☆ اس ماہ منعقد کئے جانے والے جلسہ جات میں آخری جلسہ جماعت Zakoumando میں کیا گیا۔ یہ جماعت داسا شہر سے 17 کلومیٹر شمال مشرق کی جانب واقع ہے۔ یہاں جماعت کا پیغام 2008ء میں مکرم معلم عبداللہ صاحب اور مکرم معلم توفیق صاحب کے ذریعہ پہنچا۔ اور گزشتہ سال بھی یہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیعتیں ہوئیں۔ چنانچہ یہاں جلسہ 30 نومبر 2014ء کو کیا گیا۔ اور جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا اور بعد میں قصیدہ پڑھ کر سنایا گیا۔ اس جلسہ کے موقع پر پہلی تقریر بیعت کے اغراض ومقاصد اور بیعت کے بعد اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنے کے موضوع پر اور دوسری تقریر خلافت اور جلسہ سالانہ کے اغراض و مقاصد کے موضوع پر کی گئی۔ اس جلسہ میں حاضری 139 افراد رہی۔

اللہ تعالیٰ ان تمام جلسوں کے نیک نتائج پیدا کرے۔ اور قرآن کریم نومبائعین کو ایمان، اخلاص اور استقامت عطا کرے اور خلافت کے ساتھ پختہ تعلق پیدا کرنے کی توفیق فرمائے۔ آمین

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرم آفتاب احمد خان صاحب شکور پارک ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی مکرمہ ڈاکٹر عروشہ منصورہ صاحبہ اہلیہ مکرم کیپٹن نبیل احمد ڈار صاحب کو مورخہ 20۔اکتوبر 2014ء کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے بیٹا عطا فرمایا ہے۔ جس کا نام نورم احمد تجویز ہوا ہے۔ نومولود محترم حفیظ احمد ڈار صاحب مغل پورہ لاہور کا پوتا اور محترم عزیز احمد ڈار صاحب ڈپٹی ڈائریکٹر (ر) واپڈا کی نسل سے ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، صالح، خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم طاہر احمد وڑائچ صاحب مربی سلسلہ نظارت اشاعت ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی پھوپھی جان مکرمہ نسیم اختر چوہدری صاحبہ سابق صدر لجنہ اماء اللہ ضلع گجرات اہلیہ مکرم چوہدری نذیر احمد چیمہ صاحب نیویارک امریکہ کچھ عرصہ سے مختلف عوارض میں مبتلا ہیں۔ حال ہی میں ان کے دو آپریشن امریکہ میں ہوئے ہیں جس کی وجہ سے کافی کمزور ہوگئی ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کو شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مکرم قدیر احمد طاہر صاحب معلم وقف جدید نسیم آباد فارم ضلع عمرکوٹ تحریر کرتے ہیں۔

محترمہ خالدہ ناصر صاحبہ زوجہ مکرم چوہدری ناصر احمد واہلہ صاحب امیر ضلع عمرکوٹ برین ٹیومر کے باعث بیمار ہیں اور دو ماہ سے بیہوش ہیں۔ طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں زیر علاج ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوفہ کو محض اپنے فضل سے شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور بیماری کے تمام بداثرات سے محفوظ رکھے۔ آمین

مکرمہ کوثر پروین صاحبہ طاہر آباد غربی ربوہ تحریر کرتی ہیں کہ خاکسار کی ہمشیرہ مکرمہ نصرت بانو صاحبہ زوجہ مکرم عبدالوحید عاصم صاحب مقیم جڑانوالہ پچھلے دو ماہ سے شوگر اور ہائی بلڈ پریشر کی وجہ سے بیمار ہیں۔ فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مکرم کاشف محمود بلوچ صاحب معلم سلسلہ چاہ اسماعیل والا ضلع ڈیرہ غازیخان تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد محترم طاہر احمد بلوچ صاحب پرنسپل ناصر ایلیمنٹری مڈل سکول صادق پور ضلع عمرکوٹ کا نوکوٹ شہر میں ایکسیڈنٹ کی وجہ سے دائیں پاؤں کے گھٹنے کے نیچے سے ہڈی میں فریکچر ہوگیا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ خداوند شافی اپنے فضل سے شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

سانحہ ارتحال و شکریہ احباب

مکرم اسلام احمد شمس صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی اہلیہ محترمہ شمیم اختر صاحبہ مورخہ 23 دسمبر 2014ء کو بعمر 40 سال گھرکی ہسپتال لاہور میں وفات پاگئیں۔ اسی روز صبح 11:15 پر لاہور میں ان کی نماز جنازہ مربی صاحب ضلع لاہور نے پڑھائی۔ موصیہ ہونے کی وجہ سے جنازہ ربوہ لایا گیا۔ اسی روز بیت مبارک میں بعد از نماز مغرب مکرم ظہیر احمد ریحان صاحب مربی سلسلہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں قبر تیار ہونے پر مکرم حنیف احمد ثاقب صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ مرحومہ مورخہ 10 جون 1974ء کو میرا بھڑکا میرپور آزاد کشمیر میں محترم راجہ محمد عالم صاحب اور محترمہ زردہ بیگم صاحبہ کے ہاں پیدا ہوئیں۔ 10 ستمبر 1993ء کو خاکسار سے شادی ہوئی۔ مرحومہ ایک وفا شعار بیوی، خوش اخلاق، مہمان نواز، کئی خوبیوں کی مالک، خلافت سے عقیدت و محبت رکھنے والی اور نظام جماعت کا بیحد احترام کرتیں۔ خلافت احمدیہ اور نظام جماعت کے حوالے سے کوئی نامناسب بات چاہے وہ کتنی ہی خفیف کیوں نہ ہو ہرگز برداشت نہ کرتی تھیں۔ اپنی بیماری کے باوجود ہر ایک سے خندہ پیشانی سے ملتیں۔ چہرے سے بھی اپنی تکلیف کا اظہار نہ ہونے دیتیں۔ جو کوئی حال پوچھتا بس یہی جواب دیتیں۔ اللہ کے فضل سے میں بالکل ٹھیک ہوں۔ مالی قربانی میں پیش پیش تھیں۔ تحریک جدید اور وقف جدید کے نئے سال کے اعلان کے فوراً بعد ادائیگی کرتیں۔ عزیز و اقارب کی طرف جب بھی کوئی رقم تحفہ میں ملتی چاہے کسی بچے کو ہی دی گئی ہوتی فوراً اس کا دسواں حصہ ادا کرتیں۔ جہاں جہاں ہماری تعیناتی رہی۔ گھر گھر دورہ کرتیں اور لجنہ و ناصرات اور بچگان کی تعلیم و تربیت میں مصروف رہتیں۔ ایک حلقہ میں صدر لجنہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ بوقت وفات سیکرٹری اصلاح و ارشاد لجنہ تھیں۔ مرحومہ کے تمام بچے وقف نو کی تحریک میں شامل ہیں۔ مرحومہ نے خاکسار اور 6 بچگان ایک بیٹا اور 5 بیٹیاں (ان میں سے ایک بیٹی خاکسار کی سابقہ اہلیہ سے ہے۔ جو کہ مرحومہ کی رضاعی بیٹی ہیں) کے علاوہ 3 بھائی اور 4 بہنیں سوگوار چھوڑی ہیں۔ سب بچے ابھی چھوٹے ہیں اور سیکنڈ ائیر سے تیسری کلاس کے طالبعلم ہیں۔

خاکسار ان تمام احباب جماعت کا تہہ دل کے ساتھ شکریہ ادا کرتا ہے۔ جنہوں نے اندرون ملک اور بیرون پاکستان سے خود وفات کے موقع تشریف لا کر یا بذریعہ فون ہمارے ساتھ اظہار تعزیت کیا۔ اللہ تعالیٰ سب کو اجر عظیم نوازے نیز احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اہلیہ مرحومہ کے درجات بلند کرے، مغفرت فرمائے، جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر اور ان کی نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

گمشدہ تھیلا

مکرم سعید احمد وفا صاحب 18/7 دارالرحمت غربی ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کے سائیکل سے پھولدار کپڑے کا ایک تھیلا دفاتر صدر انجمن احمدیہ سے گولبازار آتے ہوئے کہیں گر گیا ہے۔ جن صاحب کو ملے خاکسار کو ان فون نمبرز پر اطلاع دیں۔ شکریہ

03336-6714282,0476211196

ملازمت کے مواقع

سٹیٹ بینک آف پاکستان کو ڈپٹی مینیجر (آفیسر گریڈ 3) اور اسسٹنٹ ڈائریکٹر (آفیسر گریڈ 2) کی خالی آسامیوں کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں۔

ورلڈ فوڈ پروگرام کو فوڈ ٹیکنالوجسٹ، آئی سی ٹی آفیسر، پروگرام آفیسرز (سن / ڈیٹا بیس / نیوٹریشن) اور آفس اسسٹنٹ کی ضرورت ہے۔ تفصیلات و آن لائن اپلائی کرنے کے لیے وزٹ کریں:

http://jobs.un.org.pk/

واک لمیٹڈ کو ایل پی جی پلانٹ مینیجر، اسسٹنٹ انجینئر، کوالیفائیڈ پلمبر، الیکٹریشن، کارپینٹر اور کوالیفائیڈ ویلڈر کی ضرورت ہے۔

پاکستان سٹیل کو ٹرینی سپر وائزرز کی ضرورت ہے۔ ایسے نوجوان جنہوں نے میٹلرجی، مکینیکل، الیکٹرونکس، الیکٹریکل یا کیمیکل میں DAE کیا ہو اور ان کی عمر 25 سال سے زیادہ نہ ہو، اس پوسٹ کے لیے اپلائی کر سکتے ہیں۔ خالی آسامیوں کی کل تعداد 100 ہے۔ درخواست فارم حاصل کرنے کے لیے وزٹ کریں:

www.paksteel.com.pk

اینگرو فرٹیلائزرز لمیٹڈ کیمیکل، مکینیکل ٹیکنیشنز (شاپ مشینسٹ، مل رائٹس، پائپ فٹرز، ویلڈر، ڈرافٹسمین مکینیکل اور آٹو ٹیکنیشنز)، الیکٹریشن، انسٹرومنٹ ٹیکنیشنز، لیبارٹری ٹیکنیشنز اور انسپکشن ٹیکنیشنز کے ٹریڈز میں اپرنٹس شپ کا آغاز کر رہا ہے۔ اپرنٹس شپ سے قبل NTS کا ٹیسٹ پاس کرنا ضروری ہے۔ ایسے نوجوان جن کی تعلیم میٹرک سائنس کم از کم C گریڈ ہمراہ متعلقہ فیلڈ میں DAE یا ایف ایس سی (پری انجینئرنگ کم از کم C گریڈ) ہو اور عمر 25 سال سے زیادہ نہ ہو، NTS ٹیسٹ دینے کے اہل ہیں۔ لیبارٹری اور انسٹرومنٹ ٹیکنیشنز کے لیے کم از کم تعلیمی قابلیت B.Sc کیمسٹری یا B.Sc ریاضی اور فزکس (کم از کم سیکنڈ ڈویژن) کا ہونا ضروری ہے۔ درخواست فارم ڈاؤن لوڈ کرنے کے لیے وزٹ کریں:

www.nts.org.pk

ملتان الیکٹریکل پاور کمپنی (میپکو) کو اسسٹنٹ مینیجرز (آپریشن / کسٹمر سروسز)، اسسٹنٹ مینیجرز (ایم ایم / کمپیوٹر / پی ایس اے / سرٹیفائیڈ انفارمیشن سسٹم آڈیٹر / کارپوریٹ اکاؤنٹس) اور فائر پروٹیکشن آفیسر کی ضرورت ہے۔ ایسی خواتین و احباب جن کی تعلیم متعلقہ فیلڈ میں ماسٹرز یا بیچلرز ہو اور عمر 21 سے 35 سال تک ہو، درخواست دینے کے اہل ہیں۔ اپلائی کرنے سے قبل NTS کا ٹیسٹ پاس کرنا ضروری ہے۔ تفصیلات کے لیے NTS کی ویب سائٹ وزٹ کریں۔

پبلک سیکٹر کے ایک سائنٹیفک اور ٹیکنیکل ادارے کو اسسٹنٹ انجینئر (سول)، ٹیکنیشنز I- (مکینیکل / الیکٹریکل) اور ٹیکنیشنز III- (پلمبر / ایچ وی اے سی) کی ضرورت ہے۔ تفصیلات کے لیے NTS کی ویب سائٹ وزٹ کریں۔

وفاقی حکومت کے تحت گیریژن ہیومن ریسورس ڈویلپمنٹ سینٹر ملیر کنٹونمنٹ میں لائبریرین، اسسٹنٹ لائبریرین، ایل ڈی سی، شیلور، لیب اٹینڈنٹ اور باورچی کی خالی آسامیوں کے لیے درخواستیں مطلوب ہیں۔

ایس آر سی پرائیویٹ لمیٹڈ کو انٹرمیڈیٹ / بیچلرز ڈگری ہولڈر، ایک سے دو سالہ تجربہ کار گرافک ڈیزائنر کی ضرورت ہے۔

نوٹ: اشتہارات کی تفصیل کیلئے 11 جنوری 2015ء کا اخبار روزنامہ جنگ اور ایکسپریس ملاحظہ فرمائیں۔ (نظارت صنعت و تجارت ربوہ)

خالی آسامیاں

(فضل عمر ہسپتال ربوہ)

میڈیکل رجسٹرار، سرجیکل رجسٹرار، گائنی رجسٹرار (لیڈی ڈاکٹر) اور پیڈز رجسٹرار کی آسامیوں کیلئے فضل عمر ہسپتال میں فوری ضرورت ہے۔ کوالیفائیڈ خواہشمند امیدوار اپنی درخواستیں صدر صاحب / امیر صاحب جماعت کی سفارش سے بنام ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ جلد روانہ کریں۔ تجربہ رکھنے والوں کو ترجیح دی جائے گی۔ بعض تجربہ کار کوالیفائیڈ کو کنٹریکٹ پر بھی رکھا جاسکتا ہے۔ مزید معلومات کیلئے ایڈمنسٹریشن آفس سے فون نمبر 047-6215646 پر رابطہ کرسکتے ہیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

مشروم کی غذائی اہمیت

مشروم غذائیت سے بھرپور غذا ہے، جس میں بہت سے ایسے اجزاء شامل ہیں جو کہ انسانی جسم کے لئے ضروری ہیں۔ اس کے بارے میں چند مفید باتیں درج ذیل ہیں۔

☆ زیادہ تر سبزیوں کی نسبت مشروم میں پروٹین کی مقدار زیادہ ہوتی ہے۔

☆ وٹامن ڈی کے چند قدرتی ذرائع میں سے ایک مشروم بھی ہے، جو ہڈیوں اور دانتوں کے لئے ضروری سمجھا جاتا ہے۔

☆ وٹامن بی کے حصول کا ایک اہم ذریعہ مشروم ہیں۔ اس میں مزید یہ اجزاء پائے جاتے ہیں۔

☆ تھیامن (Thiamin): یہ کاربوہائیڈریٹ سے توانائی حاصل کرنے میں مدد دیتا ہے۔

☆ ربوفلوکسن (Ribofloxin): یہ خون کے سرخ خلیوں کو صحتمند بناتا ہے، اس سے جلد صحتمند اور بصارت تیز ہوتی ہے۔

☆ نیاسین (Niacin): یہ پروٹین اور چربی سے توانائی حاصل کرنے میں مدد دیتا ہے، تاکہ نظام انہضام اور اعصابی نظام کو اچھی حالت میں چلایا جاسکے۔

☆ اگرچہ وٹامن بہت سی سبزیوں میں پائے جاتے ہیں، لیکن جب یہ ابلتے ہوئے پانی میں پکائی جاتی ہیں تو یہ وٹامن ضائع ہوجاتے ہیں۔ لیکن کھمبیوں کو عام طور پر ابلتے ہوئے پانی میں نہیں پکایا جاتا، اس لئے ان میں یہ قیمتی غذائی جزو محفوظ رہتا ہے۔

☆ مشروم میں کوئی نمک نہیں پایا جاتا۔

☆ دوسرے پھلوں اور سبزیوں کی نسبت مشروم میں زیادہ مقدار میں پوٹاشیم پائی جاتی ہے۔

☆ مشروم کی ایک قسم براؤن مشروم میں کیلے سے زیادہ پوٹاشیم ہوتی ہے۔

☆ مشروم قدرتی طور پر سیلینیئم کے حصول کا اہم ذریعہ ہیں جو کہ جسم کے مدافعتی نظام کو مضبوط بناتی ہے اور کینسر اور دوسری بیماریوں سے بچاؤ میں مدد کرتی ہے۔

☆ مشروم زنک کے حصول کا اچھا ذریعہ ہیں۔ یہ مدافعتی نظام کی بہتری کے لئے مددگار ہے۔

☆ مشروم کو محفوظ کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ انہیں بھورے کاغذ کے بنے ہوئے بیگ میں پیک کرکے ریفریجریٹر کے نچلے حصے میں رکھ دیں۔ یا پھر اس کے متبادل کے طور پر کپڑے کے تھیلے کا استعمال کیا جائے۔

☆ کھمبی کی جڑ ضروری غذائی اجزاء اور فلیور (Flavour) کا اچھا ذریعہ ہیں، اس لئے ان کو الگ کرنے کی ضرورت نہیں۔ اگر آپ کسی ڈش کے لئے اس کو پکانا چاہتے ہیں تو اس کو چھوٹے ٹکڑوں میں کاٹ کر سوپ اور دوسری چیزوں میں استعمال کریں۔

(روزنامہ ایکسپریس 2 جنوری 2015ء)

کراچی کے مشہور کتب خانے

جامعہ کراچی کی ڈاکٹر محمود حسین لائبریری کا شمار پاکستان کی دوسری بڑی لائبریری میں ہوتا ہے۔ یہ لائبریری 1952ء میں قائم کی گئی۔ کراچی ٹی وی سٹیشن کے قریب واقع لیاقت میموریل لائبریری یوں تو 1950ء میں قائم ہوئی، تاہم اسے موجودہ عمارت میں 1957ء میں منتقل کیا گیا۔ غالب کی صدسالہ برسی کے موقع میں ادارۂ یادگار غالب نے غالب کے نام سے ایک لائبریری بنانے کا اعلان کیا ادارے کے صدر فیض احمد فیض نے بلدیہ کراچی کے سربراہ ابرار حسن سے درخواست کی ادارے کو لائبریری قائم کرنے کے لئے ایک قطعۂ اراضی عطا کیا جائے۔ چنانچہ ناظم آباد کی دوسری چورنگی پر گورنمنٹ کالج سے متصل ایک قطعہ اراضی ادارے کو دیا گیا، جس پر حبیب بینک نے دومنزلہ عمارت اپنے خرچ پر بنوائی۔ لائبریری بننے سے پہلے ہی ادارے نے لوگوں سے کتابیں عطیہ کرنے کی درخواست کرنی شروع کردی۔ اس مقصد کے لئے نومبر 1969ء میں گلوکار حبیب ولی محمد کی محفل موسیقی سجائی گئی، جس میں شرکت کے لئے یہ شرط عائد کی گئی کہ ہر شخص اپنے ساتھ غالب لائبریری کے لئے ایک کتاب لائے گا۔ اس موقع پر بے شمار کتابیں جمع ہوئیں، جن میں چند نایاب اور قیمتی کتابیں بھی شامل تھیں۔ ممتاز شاعر عبدالعزیز خالد نے رسائل کا بہت بڑا خزانہ غالب لائبریری کو عطا کیا۔ مدیر ''افکار'' صہبا لکھنوی نے بھی پاک و ہند کے قیمتی رسائل وجرائد کا کئی سالہ ذخیرہ لائبریری کو بطور عطیہ دیا۔ محسن بھوپالی نے دوسو کتابوں کا عطیہ دیا۔ یکم ستمبر 1971ء کو غالب لائبریری کا افتتاح ہوا۔ غالب لائبریری کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ یہاں رسالوں کے خاص نمبر بھی جمع کئے گئے ہیں۔ غزل نمبر، ناول نمبر، آپ بیتی نمبر وغیرہ جیسے ہزاروں نمبر شمار یہاں موجود ہیں۔ غالب لائبریری کے ایک شعبے میں ممتاز ادیبوں کے خطوط محفوظ ہیں۔ اسی طرح ایک شعبہ ریڈیو اور ٹی وی کے ڈراموں کو محفوظ کرنے کے لئے مختص کیا گیا ہے۔

ہمدرد کی بیت الحکمت لائبریری بھی پاکستان کی اہم لائبریریوں میں شمار ہوتی ہے۔ نارتھ ناظم آباد میں واقع تیموریہ لائبریری میں 1983ء سے اخبارات کو محفوظ کیا جا رہا ہے۔ یہاں لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے دارالمطالعہ کی علیحدہ علیحدہ سہولت موجود ہے۔ ایک شعبہ تحقیقی مطالعہ کے لئے بھی قائم کیا گیا ہے۔ ان کتب خانوں کے علاوہ دوسرے کتب خانوں میں پاکستان نیشنل سینٹر لائبریری، قائداعظم اکیڈمی لائبریری، چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹریل کراچی لائبریری، سٹیٹ بینک لائبریری، نیشنل بینک لائبریری، کے ایم سی لائبریری، شپ یارڈ اینڈ انجینئرنگ ورکس لائبریری، حسرت موہانی میموریل لائبریری نارتھ ناظم آباد، بابائے اردو کتب خانہ، علامہ اقبال لائبریری ہاشم گزدر لائبریری، جمیلہ اسٹریٹ رنچھوڑ لائن، نیشنل بک فاؤنڈیشن لائبریری، اقبال شاہد لائبریری بہار کالونی، اقراء لائبریری کمہارواڑہ، ڈیفنس لائبریری، فریر مارکیٹ لائبریری شاہراہ لیاقت، چلڈرن لائبریری انو بھائی پارک ناظم آباد 4، منصورہ لائبریری دستگیر سوسائٹی ایف بی ایریا، لیاری میونسپل لائبریری، فیض عام لائبریری رانگی واڑہ، سپر مارکیٹ لائبریری لیاقت آباد، سید محمود شاہ لائبریری لی مارکیٹ، الفردوس بلدیہ پبلک لائبریری بلدیہ ٹاؤن، بہادر یار جنگ لائبریری بہادر آباد، الہدیٰ ناظم آباد وغیرہ قابل ذکر ہیں۔

(سنڈے ایکسپریس 25 مارچ 2007ء)

دورہ انسپکٹر روزنامہ الفضل

مکرم احمد حسیب صاحب انسپکٹر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کیلئے ضلع فیصل آباد کے دورہ پر ہیں احباب جماعت واراکین عاملہ اور مربیان کرام سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

☆............☆............☆

آپ کی خدمت میں پورے 40 سال
میاں کوثر کریانہ سٹور
اقصیٰ روڈ ربوہ
طالب دعا: میاں عمران
047-6211978
0332-7711750

دانتوں کا معائنہ مفت ☆ عصر تا عشاء
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد / طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

الرحمٰن پراپرٹی سنٹر
اقصیٰ چوک ربوہ۔ موبائل: 0301-7961600
0321-7961600
پروپرائیٹر: رانا حبیب الرحمٰن فون دفتر: 6214209
Skype id:alrehman209
alrehman209@yahoo.com
alrehman209@hotmail.com

طاہر آٹو ورکشاپ
ورکشاپ ٹیکسی سٹینڈ ربوہ
ہمارے ہاں پٹرول، ڈیزل EFI گاڑیوں کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے نیز تمام گاڑیوں کے جینیئن اور کابلی سپیئر پارٹس دستیاب ہیں
فون: 0334-6360782,0334-6365114

ربوہ میں طلوع وغروب 15۔جنوری

طلوع فجر	5:43
طلوع آفتاب	7:07
زوال آفتاب	12:18
غروب آفتاب	5:29

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

15 جنوری 2015ء

1:20 am	دینی وفقہی مسائل
2:45 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 27 مارچ 2009ء
4:00 am	انتخاب سخن
6:30 am	انصاراللہ یوکے اجتماع 3۔اکتوبر 2010ء
7:20 am	دینی وفقہی مسائل
9:55 am	لقاء مع العرب
12:10 pm	پیس کانفرنس
2:10 pm	ترجمۃ القرآن کلاس 4 فروری 1998ء
7:30 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 27 مارچ 2009ء
10:10 pm	ترجمۃ القرآن کلاس 4 فروری 1998ء

DEUTSCHE SPRACH SCHULE
INSTITUTE OF GERMAN LANGUAGE
جرمن زبان سیکھئے
25 جنوری سے نئی کلاس کا آغاز
داخلہ جاری ہے
GOETHE کا کورس اور ٹیسٹ کی مکمل تیاری کروائی جاتی ہے۔ رابطہ: عمران احمد ناصر
مکان نمبر 51/17 دارالرحمت وسطی ربوہ 0334-6361138

ضرورت اساتذہ
سٹی پبلک سکول میں چند اساتذہ کی آسامیاں موجود ہیں۔ سٹی پبلک سکول میں پڑھانے کے خواہشمند خواتین و مرد اساتذہ اپنی درخواستیں لے کر دفتر سے رابطہ کریں۔
تعلیمی قابلیت کم از کم بی اے۔ بی ایس سی ہو۔
سٹی پبلک سکول ربوہ
047-6214399,6211499

FR-10